People’s War People’s Army

Vo Nguyen Giap

ریویو: روھان بلوچ

یہ کتاب وو نگوئن گیاپ کے چند آرٹیکل کا مجموعہ ہے جنہیں انہوں نے 1959 میں اپنی پارٹی Vietnam People’s Army کی پندرویں سالگرہ کے موقع پر پیش کئے تھے جو بعد ازاں 1962 میں کتاب People’s War People’s Army کے نام سے شائع ہوئیں۔ اس کتاب میں وو نگوئن گیاپ کا مقصد ویتنامی جدوجہد کو اصول کار (Guidelines) دینا تھا تاکہ جدوجہد اپنی منزل تک پہنچ سکے۔ اس کتاب میں موثر جنگی کاروائیوں کی حکمت عملی کے ساتھ ساتھ لوگوں کو جنگ میں شامل کرنے کیلئے سیاسی ہدایات بھی شامل ہیں۔ یہ کتاب ویتنامی گوریلا جنگی ماڈل کے طور پر جانا جاتا ہے اور اسی جنگی ماڈل کے ہدایات کے مطابق ویتنام کے لوگوں نے نوآبادیاتی قوتوں کے خلاف گوریلا جنگیں لڑیں۔ یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے جو اس ریویو کا حصہ ہوں گے لیکن سب سے پہلے وو نگوئن گیاپ کی شخصیت کو مختصراً بیان کر لیتے ہیں۔

وو نگوئن گیاپ(1912-2013):

وو نگوئن گیاپ ویتنام کے عظیم گوریلا جنرل تھے۔ وہ 1912 میں ویتنام کے صوبہ کونگ بِن کے ایک گاؤں An-Xa میں تعلیم یافتہ کسان خاندان میں پیدا ہوئے۔ وہ بارہ سال کی عمر میں سکول میں داخل ہوئے۔ گیاپ اپنی انقلابی نظریات اور فرانس مخالف سرگرمیوں میں متحرک ہونے کی وجہ سے سکول سے خارج کرکے تین سال کیلئے جیل بھیج دیا گیا جو چند مہینے جیل کاٹنے کے بعد رہا ہوئے۔ گیاپ بطور ایک طالب علم چودہ سال کی عمر میں “Revolutionary Party for Great Vietnam”میں شامل ہوئے جو ایک قوم پرست زیرِزمین تنظیم تھی جس کا پروگرام فرانس ساختہ قحط سالی اور مہنگائی کے خلاف جدوجہد تھی۔ اس نے ہنوئی یونیورسٹی سے پولیٹیکل اکانومی، وکالت اور فلسفہ کی تعلیم حاصل کی اور 1930 میں ادب اور تاریخ پڑھانا اور بطور صحافی کام کرنا شروع کیا۔ وہ اکثر کلاس میں جنگوں کے بارے میں اپنے تجزیے پیش کرتا تھا جس پر اس کے ساتھی اساتذہ اس کا مذاق اڑاتے اور کہتے کیا تم ایک جنرل بننا چاہتے ہو؟

گیاپ 1935 میں کمیونسٹ پارٹی آف ویتنام میں شامل ہوئے جس کی قیادت ہوچی منھ کر رہے تھے۔ جیسے ہوچی منھ کی بدولت ویتنامی تحریک کو سیاسی پزیرائی ملی ایسے ہی گیاپ کی بدولت تحریک کو ملٹری پزیرائی ملی اور ساوتھ ایشاء میں ویتنام پیپلز آرمی مضبوط ترین فورس بن گئی۔ گیاپ اور ہوچی منھ کی پہلی ملاقات 1941 میں ہوئی جس میں ہوچی منھ نے گیاپ کو ایک سخت مشن "ویتنام میں کمیونسٹ ملٹری فورس کی تشکیل" کی زمہ داری دی۔ گیاپ نے لوگوں کی دو سالہ ٹرینگ کے بعد محسوس کی کہ اب ہم جنگ کیلئے تیار ہیں جس کے بعد 1944میں ہوچی منھ نے حکم دیا کہ "Armed Propaganda Brigade for The Liberation of Vietnam" تشکیل دے اور گیاپ نے 22 دسمبر 1944 کو بریگیڈ کی 34 افراد پر مشتمل پہلی گروہ تشکیل دی اور چائنہ کے سرحد پر واقع دو فرانسیسی پوسٹ پر پہلا حملہ کیا۔ یوں گیاپ وو نگوئن گیاپ سے جنرل گیاپ بن گیا اور بیسویں صدی کے کامیاب ترین گوریلا لیڈر کے طور پر جانا جاتا ہے جس نے تین بڑے کالونیل طاقتوں فرانس، جاپان اور امریکہ کو شکست سے دوچار کیا تھا۔ جنرل گیاپ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ وہ بیک وقت وزیر دفاع، چیف آف آرمی اور نائب وزیر اعظم کے عہدوں پر فائز رہے۔ وہ 2013 ء کو ہنوئی میں وفات ہوئے۔

باب اول:

"The Vietnamese People's War of Liberation against the French Imperialists and American Interventionists (1945-1954)"

پہلا باب مزید چار حصوں میں منقسم ہیں جس میں ویتنام کی مزاحمتی تاریخ کا مختصراً تعرف، ویتنام جنگ آزادی کی ترقی، جنگ میں بنیادی مسائل اور کامیابی کے عنصر شامل ہیں:

- **ویتنام کی مزاحمتی تاریخ (Historical Considerations)**

ویتنام جنوب مشرقی ایشیاء کے پرانے ممالک میں سے ایک ہے جو 330000 سکوئر کلومیٹر پر مشتمل ہے۔ ویتنامی لوگوں کی بڑی طویل مزاحمتی تاریخ ہے اور بیرونی قوتوں کے خلاف مزاحمت ان کے روایات کا حصہ بن چکی ہے۔ ویتنام میں قوم دوستی کے احساسات گیاریویں صدی کی جدوجہد میں نظر آتے ہیں اور تیرویں صدی میں ویتنامیوں نے قوم دوستی کے احساسات کیساتھ منگولوں کے خلاف جدوجہد کی اور انہیں شکست دے کر اپنے سرزمین سے نکالا۔ اسی طرح ویتنامی فرانسیسی قبضہ گیریت کے خلاف 1862 سے 1939 تک مزاحمت کرتے ہیں۔ 1930 میں ہوچی منھ نے

انڈوچائنہ کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد رکھی جس سے فرانسیسی جاریت کے خلاف جدوجہد مزید تیز ہوئی۔ جنگ عظیم دوئم کے شروع ہوتے ہی فرانس کو ویتنام میں شکست ہوئی اور ویتنام ایک طویل قبضہ گیر فرانس سے آزاد ہوا۔

1939 میں فرانس کے شکست کے بعد جاپانی فاشسٹ ویتنام پر قبضہ کرتے ہیں۔ جاپانی فاشسٹ کے خلاف League for Independence of Vietnam (Viet Minh) کی تشکیل کیساتھ جنگ کی ایک نئی لہر شروع ہوئی جس میں گوریلا وارفئر بھی شامل کی گئی۔ ویتنامی قوم نے متحد ہوکر انڈو چائنہ کمیونسٹ پارٹی اور ویتھ منھ کے توسط سے دونوں سیاسی اور مسلح محاذوں پر جدوجہد کی اور بالآخر جنگ عظیم دوئم کے اختتام پر جاپان نے ویتنام سے انخلاء کا فیصلہ کیا اور یوں جاپان کے خلاف چھ سالہ جنگ اگست انقلاب کی صورت میں اختتام کو پہنچی اور ریپبلک آف ویتنام ساوتھ ایشاء میں پہلی عوامی جمہوریہ بن گئی۔

ابھی ویتنام کی اعلان آزادی کو بمشکل تین ہفتے ہی گزرے تھے کہ فرانس کی توسیع پسند فوج نے سائیگون پر حملہ کیا۔ ایک دفعہ پھر بیرونی سامراج کے خلاف پوری ویتنامی قوم نے جنگ شروع کی اور یہ جنگ پوری نو سال (1954-1945) تک جاری رہی اور بالآخر نو سالہ جنگ ڈئین بیئن پھو حملہ میں ویتنام کی جیت اور فرانس کی شکست کی صورت میں اپنے اختتام کو پہنچی۔

فرانس کی شکست کے فوراً بعد برطانوی سامراج بھی تیزی کیساتھ ویتنام پر اپنا قبضہ جمانے پہنچ گئے۔ جنرل گیاپ لکھتے ہیں کہ اس سے پہلے اتنے فوجی دستے ویتنام کی سرزمین پر کبھی نہیں دیکھے تھے مگر دوسری جانب ویتنامی قوم بھی کئی زیادہ توانائی کیساتھ مزاحمت کرنے اٹھ کھڑے ہوئے۔ امریکی سامراج کیساتھ یہ جنگ 25 سال (1975-1954) تک جاری رہی اور بالآخر 1975 کو ڈیموکریٹک ریپبلک آف ویتنام کی آزادی اور امریکی سامراج کی شکست کیساتھ اختتام کو پہنچی۔

- **ویتنام کی جنگ آزادی کی ترقی(Progress of War of Liberation)**

جنرل گیاپ ویتنام کی گوریلا جنگ کی ترقی اور پزیرائی کے تین اہم وجوہات بیان کرتے ہیں:

- Long-term resistance
- United nation
- Disintegration of traitors

1. طویل مزاحمت(Long-term resistance)

دسمبر 1946 کو ہوچی منھ اور جنرل گیاپ پارٹی کی میٹنگ میں ایک طویل جنگ (Long-term resistance)کی حکمت عملی پر بات کرتے ہیں اور یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ آخری سپاہی کے خون کے آخری قطرے تک یہ جنگ جاری رہے گی۔ اسی طویل جنگ کی وجہ سے سامراج فوج کیلئے میدان تنگ ہوجاتا ہے۔ اس حکمت عملی کے تحت سامراجی فوج پر جگہ جگہ گوریلا حملہ ہوتا رہتا ہے جس کا مقصد سامراج کو سیاسی، معاشی اور ملٹری نقصان سے دورچار کرنا اور ویتنام کی سرزمین پر انہیں تنگ کرنا تھا۔ اس طویل جنگ میں فرانس کی مین پاور (Human resource) کو انتہائی نقصان پہنچا اور سامراجی فوج نے یہ پالیسی اپنائی کہ ویتنامی کو ویتنامی سے لڑاؤ Fight) (Vietnamese with Vietnameseجس کے تحت سامراج نے کٹھ پتلی حکومت کو متحرک کیا اور ویتنام کی جنگ کو کاونٹر کرنے کیلئے ویتنامی لوگوں کو فوج میں بھرتی کرنا شروع کی جس میں قریباً دو لاکھ ویتنامی بھرتی کئے گئے۔ جنگ عظیم دوئم کے دوران فرانس معاشی طور پر کوکھلا ہوچکا تھا جس کی وجہ سے ویتنام کے جنگ میں فرانس نے امریکہ کو مداخلت کرنے کی دعوت دی۔

2. متحدہ قوم (United Nation)

ویتنام کی جنگ میں متحدہ قوم (United Nation) کا نعرہ اتنا مضبوط تھا کہ اس میں تمام مکاتب فکر اور طبقات شامل ہوئے جس میں ایک ہی نعرہ تھا کہ "اتحاد،اتحاد اور وسیع اتحاد"۔ ویتنام کی مزاحمتی تحریک چھوٹے چھوٹے اکائیوں (Units) پر مشتمل تھی مگر ہر اُس جگہ پر موجود تھا جہاں دشمن تھا۔ ایک انگریز جنرل خود لکھتے ہیں کہ "ویتنام کی جنگ اتنی طویل اور پھیلی ہوئی تھی کہ ہم نے اسے کئی بار اپنی بھرپور طاقت سے کچلنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ یہ گوریلا جنگجو کئی بھی نہیں تھے مگر ہرجگہ پر تھے" مطلب ہر جگہ متحرک اور موجود تھے مگر کئی پر بھی نظر نہیں آتے تھے۔

3. غداروں کی علیحدگی(Disintegration of Traitors)

اس جنگ میں ترقی اور مضبوطی کی تیسری اہم وجہ غداروں کی علیحدگی تھی، ویتنام میں یہ نعرہ Disintegration of Traitors اتنا مضبوط ہوا کہ سامراج فوج کا حصہ، گماشتہ یا کارندہ بننا بالکل بھی آسان نہ تھا۔ نعرہ رفتہ رفتہ ایک سنگین لیبل بن گیا کہ جس نے بھی قبضہ گیر فوج کیلئے کام کی یا طرف داری کی وہ قوم کا غدار ہے اور اس کا خاتمہ ایسے ہی ضروری ہے جیسے قبضہ گیر کا۔ یہ لیبل جس کو بھی لگ جاتا اس کیلئے میدان اتنا تنگ ہوجاتا کہ اسے اپنے آس پاس کے لوگ بھی

قبول نہیں کرتے۔ اسی نعرہ کے بدولت فرانسیسی فوج کی پالیسی کہ "ویتنامی کو ویتنامی سے لڑاؤ" کو کامیابی نہیں ملی۔

• ہماری جنگ آزادی کے بنیادی مسائل (The Fundamental Problems of Our War of Liberation)

آزادی کی اس جنگ میں جنرل گیاپ چند بینادی مسائل کا بھی ذکر کرتے ہیں جن کا دوران جنگ انہیں سامنا کرنا پڑا تھا۔ وہ ان مسائل اور ان کے حل کے طریقہ کار پر بات کرتے ہیں۔ ان مسائل میں جدوجہد مخالف جاگیردار (Landlords as anti-struggle) ، دشمن کی مادی برتری (Material Superiority)اور زرعی مسئلہ (Agrarian Problem) شامل ہیں۔

ان میں سب سے بڑا مسئلہ جدوجہد مخالف جاگیرداروں (Landlords as anti-struggle) کا وجود ہے جو اپنے ذاتی سرمایہ اور جاگیریت کے تحفظ کو انقلاب سے عزیز تر سمجھتے ہیں اور اسی سرمایہ کے تحفظ کے لالچ میں ان کا جھکاؤ سامراج قوت کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ جنرل گیاپ لکھتے ہیں کہ ہم نے اس مسئلے کے حل کیلئے دو زمہ داریاں لیں کہ سامراج اور جاگیر دار دونوں کا خاتمہ۔ اسی فیصلے کی بنیاد پر ویتنام پیپلز آرمی نے جاگیرداروں کو چُن چُن کر مارا اور ان کے سرمایہ اور جاگیروں کو غریب کسانوں میں تقسیم کئے۔

دوسرا بڑا مسئلہ دشمن کی مادی برتری (Material Superiority) تھا جس کا یوں حل نکالا کہ دشمن کے اسلحہ جات کو چھین کر دشمن کو دشمن کے اسلحہ سے مارنا اور وہ اس میں ازحد کامیاب بھی ہوئے۔

تیسرا اہم مسئلہ زرعی مسئلہ (Agrarian Problem) تھا جس کیلئے انہوں نے زرعی پالیسی مرتب کی اور زرعی زون میں کاشتکاری کے پروگرام کا آغاز کیا اور اس کیساتھ ساتھ بڑے بڑے لینڈ لارڈز کا خاتمہ کرکے ان کے جاگیروں کو غریب کسانوں پر تقسیم کئے۔

• کامیابی کے عناصر(The Factors of Success)

ویتنام کی عوامی جنگ آزادی عظیم کامیابیوں کیساتھ اختتام پزیر ہوئی۔ اس جنگ میں ویتنامیوں کو کامیابی ملی کیونکہ یہ انصاف پر مبنی قومی ریاست کی دوبارہ آزادی کی جنگ تھی

جس میں ویتنامی لوگوں نے بڑے شوق، دلیری، قربانی اور جنگی جزبہ سے حصہ لیا۔ ویتنامیوں کو کامیابی ملی کیونکہ یہ جنگ خالصتاً ویتنامیوں نے لڑیں ویتنام کیلئے، ویتنام کے لوگوں کیلئے۔ اس میں ویتنام کے مزدور، کسان، انقلابی طلباء دانشور الغرض تمام مکاتب فکر اور طبقات شامل تھے۔ یہ ویتنام کی عوامی جنگ تھی، ویتنامی اس جنگ میں کسی بھی بیرونی مفادات کے تابع نہیں تھے۔ ویتنامیوں کو کامیابی ملی کیونکہ اگست انقلاب کے بعد ویتنام کو ایک عوامی قوت ملی، ایک اتحادی گورنمنٹ جس نے سب کو ایک جمہوری پارٹی کے سائے تلے مزید منظم اور متحرک کی اور فری زون اور گوریلا زون میں مادی سہولیات میں بہتری لائیں۔ ویتنامیوں کو کامیابی ملی کیونکہ ہم ایک پارٹی ویتنام ورکرز پارٹی اور ایک لیڈرشپ ہوچی منھ کے قیادت میں مارکسزم-لیننزم کے اصولوں کیمطاق متحد تھے۔ ویتنامیوں کو کامیابی ملی کیونکہ اس میں پوری دنیا سے ترقی پسندوں، سوشلسٹ ملکوں، سوشلسٹ تحریکوں اور برادر ملکوں خاص کر سویت یونین نے ویتنام کی بھر حمایت کی تھیں۔

باب دوئم:

People's War, People's Army

22 دسمبر 1959ء کو ویتنام پیپلز آرمی کی پندرہویں سالگرہ کے موقع جنرل گیاپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج میں ویتنام پیپلز آرمی اور وینگارڈ پارٹی ویتنام ورکرز پارٹی کے بارے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جیسے مارکسزم-لیننزم ہمیں سکھاتا ہے: "آج تک تمام معاشروں کی تاریخ طبقاتی جدوجہد کی تاریخ رہی ہے۔" جنرل گیاپ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ معاشرہ جو طبقات میں تقسیم ہووہاں صرف دو طرح کی سیاست ہوتی ہے؛ ایک طبقہ یا قوم کو لوٹنے والا اور دوسرا وہ طبقہ یا قوم جسے لوٹا جارہا ہے، ایک حاکم اور دوسرا محکوم۔ ان کے درمیان جنگ بھی ایک دوسرے کے جنگ کے برعکس ہے؛ ایک جنگ انقلابی اور انصاف پر مبنی جنگ ہے جبکہ دوسرا نا انصافی پر مبنی انقلاب مخالف جنگ ہے۔

جنرل گیاپ نے رشین ریڈ آرمی اور چائنیز لبریشن آرمی کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ کمیونسٹ پارٹی آف سویت یونین کے قیادت میں ریڈ آرمی اور چائنیز کمیونسٹ پارٹی کے قیادت میں چائنیز لبریشن آرمی آج مقبول ترین طاقتور آرمی کے طور ابھرے ہیں اسی طرح ویتنام ورکرز پارٹی کی قیادت میں صرف پندرہ سال کی عمر میں ویتنام پیپلز آرمی ایک نوجوان انقلابی فوج ہے جس نے ریڈ آرمی

اور چائنیز لبریشن آرمی کی طرح ایک پر امن سوشلسٹ ریاست کی بحالی کی زمہ داری لی ہے۔ سویت یونین، چائنہ اور ویتنام کی جنگیں اور فوج کے بنیادی خصوصیات ایک جیسے ہیں اور جنگ بھی انصاف پر مبنی انقلابی جنگ ہے۔ البتہ ویتنام کے جنگ اور فوج کے کچھ اپنے خصوصیات ہیں، سویت یونین کی جنگ ایک آزاد ریاست میں سوشلسٹ نظام کی جنگ تھی جس کے پاس مضبوط صنعتی معیشت تھی اور اسی طرح چائنہ کی انقلابی جنگ بھی جغرافیائی طور وسیع، 600 ملین آبادی پر مشتمل ایک سیمی کالونیل ملک میں ابھرا ہوا انقلاب ہے۔ جبکہ ویتنام کی جنگ اس حوالے سے مختلف ہے کیونکہ ویتنام ایک کالونی و سیمی کالونی، جغرافیائی اور آبادی کے حوالے سے چھوٹا سا ملک ہے۔

اس کے بعد جنرل گیاپ گوریلا جنگ اور اس کے مراحل (Stages) پر بات کرتے ہیں۔ مزاحمت میں گوریلا جنگ کا کردار انتہائی اہم ہے۔ لوگ تب گوریلا جنگ لڑتے ہیں جب روایتی جنگ یعنی دوبدو جنگ کا موقع ان کے حق میں نہ ہو، جب کمزور اور کم وسائل کیساتھ لوگوں کا سامنا ایک طاقتور اور جدید وسائل سے آراستہ فوج سے ہو، وہاں دلیرانہ جزبات کیساتھ گوریلا جنگ سے برترطاقت اور جدید اسلحات پر فتح ممکن ہے۔ جب دشمن مضبوط ہو گوریلا جنگجو پیچھے ہٹتے ہیں، جب دشمن کمزور ہو گوریلا جنگجو حملہ کرتے ہیں، اور گوریلا جنگجو دشمن کو ہروقت، ہر جگہ یوں ہراساں کرتے ہیں کہ دشمن بالآخر تھک جائے۔ گوریلا جنگ کا مقصد دشمن پر حملہ کرکے وہاں قبضہ جمانا نہیں بلکہ اسے شدید سیاسی، معاشی اور ملٹری نقصان پہنچانا ہے تاکہ دشمن کا مکمل انخلاء ممکن ہو اور ملک آزاد ہو۔

جنرل گیاپ ویتنامی گوریلا جنگ کے تین مراحل (Stages) بیان کرتے ہیں۔ یہ مراحل بنیادی طور پر لینن نے پیش کئے تھے جبکہ چیرمین ماؤزے تنگ نے بھی چائنہ کے گوریلا جنگ میں یہی مراحل اپنائے تھے۔ جنرل گیاپ کہتے ہیں کہ اکثر گوریلا جنگوں میں کئی ایک مرحلے کو نظر انداز کرکے آخرے مرحلے تک چلانگ لگانے کے رجحانات دیکھنے کو ملتے ہیں جو درحقیقت گوریلا جنگ کا طریقہ کار نہیں۔ گوریلا جنگ ایک مرحلہ وار جنگ ہے جس میں ہر مرحلہ دوسرے مرحلے کا پابند ہوتا ہے۔ ویتنامی گوریلا جنگ کے تین مراحل ہیں:

پہلا مرحلہ Stage of Contention (Starting Conflict) ہے جس میں تضاد یا جنگ کو شروع کرنا۔ یہ شروعاتی مرحلہ ہے جس میں گوریلا جنگجووں کا مقصد صرف جنگ چھیڑنا (تضاد کی شروعات) اور ساتھ ہی اپنی دفاعی پوزیش کو برقرار رکھنا ہے۔

دوسرا مرحلہ Stage of Equilibrium (Developmental Stage) ہے جس میں طاقت کے توازن کو برقرار رکھتے ہوئے جنگی صلاحیتوں کو مزید توانا کیا جاتا ہے تاکہ مزید جنگ میں تیزی لائی جاسکے اور تیسرے مرحلے کی تیاری ممکن ہوسکے۔

تیسرا مرحلہ(Stage of Counter-offensive (Large-scale attacks ہے جس میں جنگ دفاعی (Defensive)پوزیشن سے گزر کر جارہانہ (Offensive) پوزیشن میں داخل ہوجاتی ہے۔ اس مرحلے میں بڑے نوعیت کے حملے ہوتے ہیں تاکہ انقلاب کیلئے سازگار مواقع پیدا ہوسکے۔ یہ گوریلا جنگ کا آخری مرحلہ ہے۔ تیسرے اور آخری مرحلے کی تکمیل کے بعد گوریلا جنگ کو روایتی جنگ (Pitched Battles)میں منتقل کیا جاتا ہے جہاں دشمن کو شدید نقصان کیساتھ بے دخل کرکے وہاں قبضہ جمایا جاتا ہے۔ ویتنام میں اس مرحلے کے مثال ڈئین بیئن پھو اور Tet-offensive کی بڑی جنگیں ہیں جو دونوں قابض فوجوں کی شکست پر منتج ہوئے ہیں۔

باب سوئم:

The Great Experiences Gained by Our Party in Leading the Armed Struggle & Building Revolutionary Forces

یہ باب ویتنام ورکرز پارٹی کے سینٹرل کمیٹی کے میٹنگوں میں گفت و شنید کا مجموعہ ہے جس میں مسلح جنگ کی تیاری سے فتح تک پروگرامز اور اس میں مضبوط اور کمزور پہلوؤں کے بارے مشاہدات اور تجربات شامل ہیں۔ جنرل گیاپ لکھتے ہیں کہ جنگ عظیم دوئم اور اگست انقلاب نے ہمیں بہت کچھ سکھایا اور ان کیساتھ ساتھ پارٹی کے پندرہ سالہ سیاسی موبلائزیشن کے بعد مسلح جنگ کیلئے حالات ہمارے لئے سازگار تھے۔

وہ لکھتے ہیں کہ سیاسی جدوجہد سے مسلح جدوجہد میں منتقلی بہت بڑی تبدیلی تھی اور بڑی طویل تیاری کے بعد ممکن ہوئی۔ اگر انسرجنسی ایک فن ہے تو اس فن میں سب سے بڑا کام یہ ہے کہ سیاسی اور مسلح جدوجہد کے بیچ صحیح تعلق کو کیسے برقرار رکھا جائے۔ " شروع شروع میں سیاسی جدوجہد بنیادی کام تھا، مسلح جدوجہد ثانوی تھی۔ رفتہ رفتہ سیاسی جدوجہد اور مسلح جدوجہد دونوں یکساں اہمیت اختیار کر گئے، بعد میں ہم اس مرحلے پر آگے بڑھے جب مسلح جدوجہد نے کلیدی کردار ادا کیا۔"

جنرل گیاپ مزید لینن کے قول کو دہراتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلح جدوجہد کی تیاری کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ ہم سیاسی جدوجہد پر توجہ نہیں دینگے بلکہ اس کے برعکس بغیر سیاسی تحریک اور انقلابی عوام کے صرف مسلح جدوجہد کیساتھ فتح نہیں ہوگی۔ عوام کیساتھ قریبی روابط کیلئے سیمی مسلح گروپ (Semi-armed Organization) تشکیل دیئے گئے جس میں گوریلا گروپ اور یونٹ شامل تھے جس کے بعد مقامی مسلح گروپ، بڑے مسلح یونٹ، زیرِزمین کیڈر ٹیم، زیرزمین مسلح ٹیم بنتے گئے جو دیگر کام سے کبھی آزاد اور کبھی جُزوی طور پر آزاد ہوتے تھے۔ مسلح جدوجہد کا پروپیگنڈا مضبوط ہوتا گیا اور بہت جگہوں پر پوری عوام نے قومی جنگ میں حصہ لیا۔ آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ اگر مذکورہ اصول نہ اپناتے تو مسلح جنگ میں شاید ہمیں بہت مشکلات اور نقصانات کا سامنا ہوتا۔

آگے وہ فرانس کی کمزوریوں کو یوں بیان کرتے ہیں کہ فرانس جنگ عظیم دوئم کے بعد کافی کمزور ہوچکا تھا مگر ہمارے موازنے میں پھر بھی مضبوط تھا، اس کی تربیت یافتہ فوج تھی، جدید اسلحہ جات تھے، اور جارہانہ جنگ کا تجربہ تھا۔ ان سب کے ہوتے ہوئے بھی اس کے کمزوریاں تھیں۔ ان میں سب سے بڑی کمزوری یہ تھی کہ اس کی جنگ ایک غیر منصفانہ و ظالمانہ جنگ تھی جس کی وجہ سے وہ اندرونی طور پر منقسم تھا اور اپنے لوگوں کی حمایت بھی حاصل نہ کرسکا۔ اس کی فوج شروع میں مضبوط تھی مگر جنگی جزبہ پسپا ہورہی تھی۔ افرادی قوت (Manpower) اور معاشی قوت کی کمی بھی قابل ذکر کمزوریاں تھیں۔

دوسری جانب ہمارے بھی کچھ کمزوریاں تھیں جیسے ہمارا ملک کالونیل اور سیمی کالونیل تھا جو حال ہی میں دوبارہ آزاد ہوا تھا۔ اسی طرح ہماری فوج اتنی مضبوط نہیں تھی، ہماری معیشت پسماندہ زرعی معیشت تھی، ہمارے گوریلا فوجی ناکافی اور پرانے اسلحہ کیساتھ غیر تربیت یافتہ تھے، ہمارے کیڈرز میں تجربات کی کمی تھیں۔ ہمارا مضبوط پہلو یہ تھا کہ ہماری جنگ انصاف پر مبنی ایک قومی ریاست کے بحالی کی جنگ تھی جس کیلئے ہم پورے ویتنام کے لوگوں کو متحد کرنے میں کامیاب ہوئے جو جنگی جنون و جزبات سے سرشار تھے جنہیں پوری دنیا کی حمایت ملی۔

ہمارے اور دشمن کے مضبوط اور کمزور پہلوؤں کے گہری تجزیہ کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ دشمن کے مضبوط پہلو عارضی ہیں جبکہ ہمارے مستقل ہیں۔ اس کے بعد ہم نے ایک طویل مزاحمت (Long-term Resistance) کی حکمت عملی تشکیل دی تاکہ دشمن کے کمزور پہلوؤں کو مزید بڑھایا جاسکے اور اپنے کمزوریوں کو طاقت میں بدل سکے۔

اس جنگ میں ایک اور اہم پہلو پر جنرل گیاپ لکھتے ہیں کہ جب عالمی حالات ہماری حمایت میں بدل گئے تو ہمارے لوگوں اور پارٹی میں ایک ذہنیت ابھرنے لگی کہ نفسیاتی طور پر بیرونی امداد کا انتظار اور انحصار کرنا جو نظریاتی جنگ میں انتہائی نقصاندہ ذہنیت ہے۔ اس لئے ہم نے ایک طویل جنگ کو نظریاتی طور پر جاری رکھنے کیلئے اپنے پارٹی اور لوگوں پر خاص توجہ دی اور انہیں آگاہی دی کہ اس جنگ میں ہم خود انحصار (Self-reliance) رہیں گے۔ بیشک عالمی مدد اور حمایت اہمیت رکھتی ہے مگر کامیابی اور آزادی کیلئے ہم صرف اپنی جدوجہد پر انحصار کرینگے۔

جنرل گیاپ لکھتے ہیں کہ ہماری پارٹی نے چند بنیادی اصولوں کے مطابق عوامی انقلابی مسلح فوج کی کامیابی سے قیادت کی ہے جس میں بنیادی اصول یوں تھے کہ مسلح فوج پارٹی کی زیر قیادت ہوگی، پارٹی اس کی بانی، منتظم اور معلم ہوگی، مسلح فوج پارٹی کی سیاسی ہدایات کے پیش نظر اپنی انقلابی ذمہ داری پوری کریگی۔ مسلح فوج کی تشکیل کے وقت ہر مسلح گروپ کے اپنے سیاسی برانچ تھے، ہر فوجی دستے کا اپنا سیاسی آفیسر تھا۔ مسلح فوج سخت ڈسپلن اور اندرونی جمہوریت کیساتھ پارٹی کی سینٹرل ڈیموکریسی کی پابند تھی۔

باب چہارم:

Dien Bien Phu

باب چہارم ڈئین بیئن پھو کے نام سے جنرل گیاپ کا ایک پمفلٹ ہے جو اس نے ڈئین بیئن پھو فتح کی سالگرہ کے موقع پر پیش کیا جس میں انہوں نے پارٹی قیادت میں جنگ کی یادیں، تجربات، ویتنامی لوگوں کے جزبہ، قربانی اور یکجہتی کو سراہا ہے۔ جنرل لکھتے ہیں کہ ہمارے جنگجوؤں نے ڈئین بیئن پھو جنگ 55 دن 55 رات تک جاری رکھی جو 7 مئی 1954 کو فرانسیسی فوج کے مضبوط ترین قلعہ کی مکمل تباہی کیساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔

ڈئین بیئن پھو ویتنام میں فرانسیسی فوج کا مضبوط ترین فوجی قلعہ تھا جس پر جنرل گیاپ کی قیادت میں 40000 ہزار ویتنامی جنگجوؤں نے بیک وقت حملہ کیا اور یہ جنگ 55 دن اور 55 رات تک جاری رہی۔ فرانس-امریکہ سامراج کے خلاف ویتنام کا یہ سب سے بڑا حملہ تھا۔ ڈئین بیئن پھو حملہ نے انڈوچائنہ کی سیاسی اور ملٹری ماحول یکدم بدل دی۔ اس نے انڈوچائنہ میں امن کی بحالی اور جینیوا کانفرنس کے انعقاد میں بھی کلیدی کردار ادا کی۔ یہ صرف ویتنامی تحریک کی کامیابی نہیں تھی بلکہ اس نے پوری دنیا کے کالونیل طاقتوں کے خلاف مزاحمتی تحریکوں کو متاثر کی۔ صدر

ہوچی منھ لکھتے ہیں کہ ڈئین بیئن پھو کامیابی ویتنام کی تاریخ میں عظیم ترین کامیابی ہے اور یہ تاریخی کامیابی تا ابد یاد رکھا جائے گا۔ 55 دن تک یہ طویل جنگ بالآخر ویتنام کی جیت اور فرانس-امریکہ کی شکست کیساتھ اختتام پزیر ہوئی۔

اس حملہ کے جنگی حکمت عملی پر جنرل گیاپ لکھتے ہیں کہ ہم نے فرانسیسی کنڑولڈ بیس (Base)کا گہرائی سے جائزہ لیا، نقطہ نقطہ تجزیہ کی اور یہ بات آشکار ہوئی کہ اس قلعہ میں فرانسیسی فوج کافی جنگی وسائل کیساتھ ایک مضبوط اور منجمد طاقت میں ہے۔ ہم نے یہ حکمت عملی اپنائی کہ اس منجمد طاقت کو منتشر کی جائے، یوں حملہ کیا کہ اس کی فوج دھڑوں میں بھٹکنے پر مجبور ہوئی اور یکے بعد دیگر پر حملہ کرکے حالات ہمارے حق میں بدل گئے۔ مزید وہ اس جنگ کے چند مشکلات کا ذکر کرتے ہیں جن کا انہیں سامنا تھا۔ سب سے پہلا یہ تھا کہ اس کیمپ میں دشمن کے پاس گشتی فوج تھی، توپ خانے تھے، ٹینک یونٹ تھے اور فضائی فورس کا بھی بندوبست تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ کیمپ 49 مضبوط چوکیوں پر مشتمل تھا۔ اور کئی دفائی مراکز میں منقسم تھا جو ایک دوسرے کے روابط میں تھے۔ یہ دشمن کے مضبوط پہلو تھے اور ہمارے لئے مشکلات تھے۔

ان مشکلات سے نمٹنے کیلئے ہم نے جارہانہ حملے کی طریقہ کار اپنائی جس میں سب سے پہلے گشتی فوج کو زیر کرنا تھا تاکہ حملوں کے مختلف لہروں سے دفاعی مراکز پر کنٹرول حاصل کر سکے۔ دشمن کے پاس جدید توپیں اور فضائی فورس بھی تھے جو ہمارے لئے ایک مشکل پہلو تھا۔ اس مشکل پہلو سے نمٹنے کیلئے ہم نے سینکڑوں کلو میٹر طویل خندقیں (Tunnels) کھودی تاکہ پورے قلعہ کو چاروں اطراف سے گھیر سکے۔ اس کیمپ میں دشمن کا کمزور پہلو یہ تھا کہ ضرورت کے تمام اشیاء کی فراہمی کا دارومدار فضائی فورس پر تھا جس کو ہم نے اینٹی ائیر کرافٹ بندوقوں اور توپوں سے روکے رکھا۔ یہ تھے اس آپریشن میں دشمن کے مضبوط اور کمزور پہلو اور ہمارے مشکلات جن کا ہم نے گہری تجزیہ کے بعد نشاندہی کی تھی اور یہ آپریشن ڈئین بیئن پھو کی فتح کیساتھ ختم ہوا۔ یہ جنگ فرنٹ لائن پر صرف جنگجوؤں نے نہیں لڑی، مزدور، کسان، نوجوان، دانشور بلکہ ہر محب وطن ویتنامی نے حصہ داری کیلئے لبیک کہا۔ اس بڑی فوج کے 500 تا 700 کلو میٹر طویل علاقہ کی جنگ میں خوراک، اسلحہ جات اور دیگر فوجی رسد کیلئے یہی سب لوگ حاضر خدمت رہے۔ اس جنگ میں ہم نے دشمن کے 16000 فوجی دستوں کا صفایا کیا اور دشمن کے 110000 لوگ مارے گئے۔

اختتام (Conclusion):

ویتنام میں تاریخی تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ مسلح جدوجہد نے ویتنام کے انقلابی جدوجہد میں کلیدی کردار ادا کی اور ویتنام پیپلز آرمی نے انقلابی فتح کیلئے انتہائی اہم کردار ادا کی۔ مسلح جدوجہد کے درست اور صیحح وقت کے فیصلے نے اگست انقلاب کیلئے حالات ویتنام کے حق میں بدل دیے۔ ویتنام ورکرز پارٹی نے یہی مسلح جدوجہد ویتنام پیپلز آرمی کی بدولت جنگ عظیم دوئم کے بعد تین بڑے کالونیل طاقتوں فرانس، جاپان اور امریکہ کو شکست سے دوچار کیا۔ ایک طویل مسلح جنگ لڑنے کے عزائم کی بدولت ویتنام کے لوگ اس جنگ میں کامیاب ہوئے۔ پارٹی کی 30 ویں سالگرہ کے موقع پر ویتنام کے لوگوں نے اپنی پارٹی کے شاندار کامیابیوں کا ذکر کرکے پُرجُوش انداز میں مُسرت اور خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم صدر ہو چی منہ کی سربراہی میں پارٹی کی کامیابیوں پر پختہ یقین رکھتے ہیں اور ان پر فخر کرتے ہیں۔